

کتابِ دانیال - نمبر ایک سو پینسٹھ

نبوتی منظر نامے کی پردہ کشائی: سکندر اعظم سے جدید روم تک

Jeff Pippenger

2024-03-29

اب ہم اس تاریخ پر غور کریں گے جو سکندر اعظم کی اچانک موت کے بعد پیش آئی، جو سال 538ء سے 1798ء میں وقتِ انجام تک کی نمائندگی کرتی ہے۔

اور جب وہ اٹھ کھڑا ہوگا تو اس کی بادشاہی ٹوٹ جائے گی اور آسمان کی چاروں سمتوں کی طرف تقسیم ہو جائے گی؛ مگر اس کی نسل کو نہیں، اور نہ اس اقتدار کے مطابق جس پر وہ حکمران تھا؛ کیونکہ اس کی بادشاہی جڑ سے اکھاڑ لی جائے گی اور دوسروں کو، ان کے سوا، دے دی جائے گی۔ اور جنوب کا بادشاہ زور آور ہوگا، اور اس کے سرداروں میں سے ایک بھی؛ اور وہ اس پر غالب آ کر حکومت کرے گا، اور اس کی حکومت بہت بڑی حکومت ہوگی۔ اور برسوں کے آخر میں وہ باہم مل جائیں گے؛ کیونکہ جنوب کے بادشاہ کی بیٹی عہد باندھنے کے لیے شمال کے بادشاہ کے پاس آئے گی؛ لیکن وہ اپنے بازو کی قوت برقرار نہ رکھ سکے گی، نہ وہ قائم رہے گا اور نہ اس کا بازو؛ بلکہ وہ سپرد کر دی جائے گی، اور جو اسے لائے تھے، اور وہ جس نے اسے جنم دیا، اور وہ جس نے ان دنوں میں اسے تقویت دی۔ لیکن اس کی جڑوں میں سے ایک شاخ اس کی جگہ کھڑی ہوگی، جو لشکر کے ساتھ آئے گی، اور شمال کے بادشاہ کے قلعہ میں داخل ہوگی، اور ان کے خلاف کارروائی کرے گی اور غالب آئے گی؛ اور وہ ان کے معبودوں کو، ان کے سرداروں کے ساتھ اور چاندی و سونے کے ان کے قیمتی برتنوں سمیت، مصر لے جائے گا؛ اور وہ شمال کے بادشاہ سے زیادہ برس تک قائم رہے گا۔ سو جنوب کا بادشاہ اس کی سلطنت میں آئے گا اور اپنے ہی ملک کو واپس چلا جائے گا۔
دانی ایل 9-11:4

بالآخر، سکندر اعظم کی سلطنت کے ٹوٹنے کے بعد، سابقہ سلطنت پر اختیار کے لیے لڑنے والے فریق دو بنیادی سلطنتوں میں بٹ گئے۔ ایک سلطنت سکندر کی سابقہ سلطنت کے جنوبی حصے پر قابض تھی اور دوسری شمالی حصے پر۔ اسی نقطے سے آگے پیشگوئی کے بیانے میں انہیں سادہ طور پر بادشاہ جنوب اور بادشاہ شمال کہہ کر پہچانا جاتا ہے۔ جب عالمی غلبے کی کشمکش اس مرحلے تک پہنچتی ہے کہ اسے صرف بادشاہ شمال اور بادشاہ جنوب کے درمیان کی لڑائی کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، تو ان دونوں سلطنتوں کی علامتیں پورے باب میں برقرار رہتی ہیں۔

پانچویں آیت میں جنوب کا بادشاہ قائم کیا جاتا ہے، اور وہ قوی ہے، لیکن شمال کا بادشاہ بھی قوی ہے اور اس کی سلطنت زیادہ وسیع ہے۔ پھر چھٹی آیت میں جنوب کا بادشاہ شمالی سلطنت کے ساتھ اتحاد کی تجویز پیش کرتا ہے۔ صلح کا یہ معاہدہ اس طرح مستحکم کیا جاتا ہے کہ جنوب کا بادشاہ اپنی بیٹی شمال کے بادشاہ کو دیتا ہے، تاکہ شمال کا بادشاہ اس سے شادی کرے اور خاندانی بندھن کے ذریعہ ان کے اتحاد کی توثیق کرے۔ شمال کا بادشاہ اس پر راضی ہو گیا، اور اس نے اپنی بیوی کو الگ کر دیا، اور جنوب سے آنے والی شہزادی سے شادی کر لی، اور یوں یہ اتحاد عمل میں آ گیا۔

بالآخر جنوبی شہزادی ایک نرینہ فرزند کو جنم دیتی ہے، لیکن انجام کار شمالی بادشاہ اپنی نئی بیوی سے اکتا جاتا ہے، اور جس طرح اس نے اپنی پہلی بیوی کو الگ کر دیا تھا، اسی طرح اسے بھی ایک طرف کر دیتا ہے، اور اپنی پہلی بیوی کو دوبارہ واپس لے لیتا ہے؛ لیکن جیسے ہی اصل بیوی بحال کی جاتی ہے اور اسے موقع ملتا ہے، وہ شمال کے بادشاہ، اس کی جنوبی دلہن، اس کے بچے، اور اس کے پورے مصری خدام و حشم کو قتل کر دیتی ہے۔ اصل بیوی کی جانب سے جنوبی شہزادی اور اس کے بچے کے قتل کا یہ فعل جنوبی شہزادی کے خاندان کو غضب ناک کر دیتا ہے، اور اس کے بھائیوں میں سے ایک لشکر کھڑا

کرتا ہے اور شمالی سلطنت پر حملہ آور ہوتا ہے۔

جنوبی فوج شمالی بادشاہ پر غالب آجاتی ہے، اور وہ پہلی بیوی جس نے شمالی بادشاہ، اس کی جنوبی دلہن اور بچے کو قتل کیا تھا، کو پھر سزائے موت دے دی جاتی ہے۔ پہلی بیوی کا بیٹا، جسے اپنے باپ کی موت پر شمال کا حکمران بادشاہ مقرر کیا گیا تھا، جنوبی بادشاہ کے ہاتھ گرفتار ہو کر مصر واپس لے جایا جاتا ہے، اور اس کے ساتھ وہ کچھ مصری نوادرات اور بت بھی واپس لے جائے جاتے ہیں جو پہلے کی لڑائیوں میں شمالی سلطنت نے جنوبی سلطنت سے لے لیے تھے۔ مصر پہنچ کر گرفتار شدہ شمالی بادشاہ گھوڑے سے گر کر مر جاتا ہے۔ یوریاہ اسمتہ اس تاریخ کی نشاندہی یوں کرتا ہے:

آیت 6۔ اور برسوں کے آخر میں وہ آپس میں ایک ہو جائیں گے؛ کیونکہ جنوب کے بادشاہ کی بیٹی معاہدہ کرنے کے لیے شمال کے بادشاہ کے پاس آئے گی: لیکن وہ بازو کی قوت برقرار نہ رکھے گی؛ نہ وہ قائم رہے گا، نہ اس کا بازو؛ بلکہ وہ حوالہ کر دی جائے گی، اور وہ جو اسے لائے تھے، اور وہ جس نے اسے جنا تھا، اور وہ جس نے ان دنوں میں اسے تقویت دی تھی۔'

مصر اور شام کے بادشاہوں کے درمیان اکثر جنگیں ہوتی رہتی تھیں۔ خاص طور پر یہ حال مصر کے دوسرے بادشاہ بطلمیوس فلاڈیلفس اور شام کے تیسرے بادشاہ انطیوخس تھیوس کے زمانے میں تھا۔ آخر کار انہوں نے اس شرط پر صلح کرنے پر اتفاق کیا کہ انطیوخس تھیوس اپنی پہلی بیوی لاوڈیس کو طلاق دے دے اور اس کے دو بیٹوں سے بھی دستبردار ہو جائے، اور بطلمیوس فلاڈیلفس کی بیٹی برنیس سے شادی کرے۔ چنانچہ بطلمیوس اپنی بیٹی کو بڑے جہیز کے ساتھ انطیوخس کے پاس لے آیا۔

'لیکن وہ بازو کی قوت کو برقرار نہ رکھ سکے گی؛ یعنی انطیوخس پر اس کا اثر و رسوخ اور اقتدار۔ اور واقعی ایسا ہی ہوا؛ کچھ ہی عرصے بعد، محبت کے جوش میں، انطیوخس اپنی پہلی بیوی، لاوڈیس، اور اس کے بچوں کو پھر دربار میں لے آیا۔ پھر پیشین گوئی کہتی ہے، 'نہ وہ [انطیوخس] قائم رہے گا، نہ اس کا بازو،' یا نسل۔ لاوڈیس جب دوبارہ عنایت اور اقتدار میں بحال ہوئی تو اسے ڈر تھا کہ اس کے مزاج کی بے ثباتی کے باعث انطیوخس پھر اسے معزول کر دے گا اور برنیس کو واپس بلالے گا؛ اور یہ سمجھتے ہوئے کہ ایسے امکان کے خلاف مؤثر تحفظ اس کی موت کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا، اس نے کچھ ہی عرصے بعد اسے زہر دلوا دیا۔ برنیس سے اس کی اولاد بھی سلطنت میں اس کی چانشین نہ بنی؛ کیونکہ لاوڈیس نے معاملات اس طرح سنبھالے کہ تخت اس کے بڑے بیٹے، سیلوکس کالینیکس، کے لیے محفوظ ہو گیا۔

لیکن ایسی بدی زیادہ دیر تک بے سزا نہ رہ سکی، جیسا کہ پیشگوئی آگے چل کر بتاتی ہے، اور بعد کی تاریخ اس بات کو ثابت کرتی ہے۔

آیت 7۔ لیکن اس کی جڑوں کی ایک شاخ میں سے ایک شخص اس کی جگہ کھڑا ہوگا، جو ایک لشکر کے ساتھ آئے گا، اور شمال کے بادشاہ کے قلعہ میں داخل ہوگا، اور ان کے خلاف کارروائی کرے گا اور غالب آئے گا: 8۔ اور وہ ان کے معبودوں کو بھی، ان کے شہزادوں کے ساتھ، اور چاندی اور سونے کے قیمتی برتنوں سمیت اسیری میں مصر لے جائے گا؛ اور وہ شمال کے بادشاہ سے زیادہ برس تک قائم رہے گا۔ 9۔ پس جنوب کا بادشاہ اس کی سلطنت میں آئے گا اور اپنے ملک کو لوٹ جائے گا۔'

برنیس کی اسی جڑ سے نکلی ہوئی شاخ اس کا بھائی، بطلمیوس ایورجیٹس، تھا۔ وہ ابھی اپنے باپ، بطلمیوس فلاڈیلفس، کی جگہ مصر کی بادشاہی پر بیٹھا ہی تھا کہ بہن برنیس کی موت کا بدلہ لینے کے جوش میں اس نے ایک عظیم لشکر تیار کیا اور شمال کے بادشاہ کے علاقے، یعنی سلوقس کالینیکس کی سلطنت، پر چڑھائی کر دی، جو اپنی ماں لاوڈیس کے ساتھ شام میں حکمرانی کرتا تھا۔ اور وہ ان پر غالب آیا، یہاں تک کہ شام، کیلیکیہ، فرات کے پار کے بالائی علاقوں، اور تقریباً تمام ایشیا کو فتح کر لیا۔ مگر جب اسے خبر ملی کہ مصر میں بغاوت اٹھ کھڑی ہوئی ہے

اور اس کی واپسی درکار ہے، تو اس نے سلوقس کی سلطنت کو لوٹ لیا، چالیس ہزار ٹیلنٹ چاندی اور قیمتی ظروف لے لیے، اور خداؤں کے دو ہزار پانچ سو مجسمے بھی۔ ان میں وہ مجسمے بھی شامل تھے جو کمبیسس پہلے مصر سے لے گیا تھا اور انہیں فارس میں پہنچا دیا تھا۔ مصری چونکہ سراسر بت پرستی میں مبتلا تھے، اس لیے انہوں نے بطلمیوس کو ایورجیٹس، یعنی محسن، کا لقب دیا، اس کے اس کارنامے کی پذیرائی کے طور پر کہ اس نے یوں بہت برسوں بعد ان کے قیدی خداؤں کو واپس دلوا دیا۔

یہ، بشپ نیوٹن کے مطابق، جیروم کا بیان ہے جو قدیم مؤرخوں سے ماخوذ ہے، لیکن وہ کہتا ہے کہ ایسے مصنفین اب بھی موجود ہیں جو انہی میں سے کئی تفصیلات کی تصدیق کرتے ہیں۔ اپیان ہمیں بتاتا ہے کہ لاودیچے نے انطیوخس کو قتل کیا، اور اس کے بعد برینیس اور اس کے بچے دونوں کو بھی؛ تو فلاڈیلفس کے بیٹے بطلمیوس نے ان قتلوں کا بدلہ لینے کے لیے شام پر چڑھائی کی، لاودیچے کو قتل کیا، اور بابل تک پیش قدمی کی۔ پولیبیٹس سے ہم جانتے ہیں کہ بطلمیوس، جس کا لقب ایورجیٹس تھا، اپنی بہن برینیس کے ساتھ ظالمانہ سلوک پر سخت برانگیختہ ہو کر ایک لشکر کے ساتھ شام کی طرف بڑھا اور سلوکیہ شہر پر قبضہ کر لیا، جسے بعد کے چند سال تک مصر کے بادشاہوں کی فوجی چوکیوں نے برقرار رکھا۔ یوں وہ شمال کے بادشاہ کے قلعہ میں داخل ہوا۔ پولیبیٹس تصدیق کرتا ہے کہ بطلمیوس نے کوہ طوروس سے لے کر ہندوستان تک کے سارے ملک پر بلا جنگ و جدال قابو پا لیا؛ لیکن وہ غلطی سے اس کارنامے کو بیٹے کے بجائے باپ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جسٹن بیان کرتا ہے کہ اگر بطلمیوس کو داخلی بغاوت کے باعث مصر واپس نہ بلایا گیا ہوتا تو وہ سیلوکس کی پوری بادشاہت پر قابض ہو جاتا۔ یوں جنوب کا بادشاہ شمال کے بادشاہ کی قلمرو میں داخل ہوا اور جیسا کہ نبی نے پیشگوئی کی تھی اپنے ملک لوٹ گیا۔ اور وہ شمال کے بادشاہ سے زیادہ برس زندہ بھی رہا؛ کیونکہ سیلوکس کالینیکس جلاوطنی میں گھوڑے سے گر کر مر گیا، اور بطلمیوس ایورجیٹس اس سے چار یا پانچ سال زیادہ جیا۔ یوریا سمتھ، دانی ایل اور مکاشفہ، 252-250۔

روم کی ایک نبوی خصوصیت، اور لہذا شمال کے بادشاہ کی بھی، یہ ہے کہ تخت پر قائم ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاؤٹوں کو فتح کرنا لازم ہے۔ سکندر کی منقسم سلطنت کے بعد شمال کا پہلا بادشاہ سلوکس نیکاتور تھا، جو 316 اور 312 قبل مسیح کے درمیان کچھ عرصہ بطلمیوس (جنوب کا بادشاہ) کا جنرل رہا تھا۔ آیت پانچ اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتی ہے جب وہ کہتی ہے، "اور جنوب کا بادشاہ زور آور ہوگا، اور اس کے شہزادوں میں سے ایک؛ اور وہ اس سے بڑھ کر زور آور ہوگا۔" بطلمیوس جنوب کا بادشاہ تھا، اور اس کا ایک جنرل (اس کے شہزادوں میں سے ایک) تھا جو بطلمیوس سے زیادہ طاقتور ہونے کے لیے مقدر تھا، اور آیت پانچ کا آخری فقرہ کہتا ہے، "اور حکومت کرے گا؛ اس کی حکومت ایک عظیم حکومت ہوگی۔" بطلمیوس کا جنرل سلوکس شمال کا پہلا بادشاہ بننے والا تھا۔ لیکن سلوکس کے لیے شمال کا بادشاہ بننے کے لیے، اسے جنوبی بادشاہ سے علیحدہ ہونا تھا، اور اس کے بعد تین جغرافیائی علاقوں کو فتح کرنا تھا۔

سلوقس نے سب سے پہلے 301 قبل مسیح میں مشرق کو فتح کیا۔ پھر اُس نے 286 قبل مسیح میں مغرب کو فتح کیا (جو کاساندر کے جانشین کے زیر قبضہ تھا)، اور پھر 281 قبل مسیح میں لیسیماس کو شکست دے کر شمال میں اپنا تیسرا علاقہ حاصل کیا۔ شمال کا بادشاہ 281 قبل مسیح میں تخت نشین ہوا۔

وہ صلح کا معاہدہ جو بعد میں جنوبی بادشاہ کے ساتھ طے پایا، 252 قبل مسیح میں ہوا۔ چھ سال بعد، 246 قبل مسیح میں، برینائس (جنوبی شہزادی)، اس کا بیٹا اور اس کے تمام ہمراہی قتل کر دیے گئے۔ اس کے بعد جنوبی بادشاہ نے لاؤڈائس کے بیٹے سیلوکس کالینیکس کو گرفتار کیا اور اسے اپنے ساتھ مصر لے گیا، جہاں وہ گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ شمال کے پہلے بادشاہ کی حکمرانی 281 قبل مسیح سے 246 قبل مسیح تک رہی، یعنی پینتیس سال۔

گیارہویں باب میں شمال کا پہلا بادشاہ تخت نشین ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر غالب آیا۔ بت پرست روم بھی تخت نشین ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر غالب آیا [دیکھیں دانی ایل 8:9]، اور پاپائی روم تخت نشین ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر غالب آیا [دیکھیں دانی ایل 7:20]۔ جدید روم بھی تخت نشین ہونے کے لیے تین جغرافیائی رکاوٹوں پر غالب آتا ہے [دیکھیں دانی ایل 11:40-43]۔

تخت پر قائم ہو جانے کے بعد، شمال کے پہلے بادشاہ نے پینتیس برس تک حکومت کی۔ تخت پر قائم ہو جانے کے بعد، مشرکانہ روم نے ایک "زمانہ" (تین سو ساٹھ برس) تک حکومت کی۔ تخت پر قائم ہو جانے کے بعد، پاپائی روم نے "ایک زمانہ، زمانے، اور نصف زمانہ" (بارہ سو ساٹھ برس) تک حکومت کی۔ تخت پر قائم ہو جانے کے بعد، جدید روم علامتی بیالیس مہینوں تک حکومت کرے گا (جسے "ایک گھڑی" بھی کہا گیا ہے)۔

سسٹر وائٹ ہمیں بتاتی ہیں کہ "دانی ایل کے گیارہویں باب میں درج تاریخ کا بڑا حصہ دوبارہ دہرایا جانا ہے۔" پھر وہ آیات اکتیس سے چھتیس تک نقل کرتی ہیں اور کہتی ہیں، "ان الفاظ میں بیان کیے گئے مناظر سے ملتے جلتے مناظر وقوع پذیر ہوں گے۔" ان آیات میں پوپائی روم (وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز) کو 538 میں تخت پر "بٹھایا" جاتا ہے، اور پھر وہ خدا کے لوگوں کو "بہت سے دنوں" تک (بارہ سو ساٹھ برس) ستاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ 1798 میں پہلا "غضب پورا ہو جاتا ہے۔" آیات اکتیس تا چھتیس کی تاریخ باب گیارہ کی آخری چھ آیات میں دہرائی جاتی ہے، لیکن اس تاریخ کی کامل تمثیل آیات پانچ تا نو میں بھی ملتی ہے۔

281 قبل مسیح میں سلوقس کا شمال کا بادشاہ کے طور پر قائم ہونا، سال 538 کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے۔ دونوں تین جغرافیائی رکاوٹوں کی فتح کے اختتام پر شمال کے بادشاہ کی تخت نشینی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ پاپائی حکمرانی کی مدت متعدد طریقوں سے بیان کی گئی ہے: بارہ سو ساٹھ دن، بیالیس مہینے، ایک زمانہ، دو زمانے اور آدھا زمانہ، ایک مدت، اور ساڑھے تین سال۔ سلوقس کی حکمرانی پینتیس سال رہی، اور پینتیس کا دسواں حصہ، یعنی عشر، ساڑھے تین ہوتا ہے۔ پینتیس سال کا دسواں حصہ "تین اعشاریہ پانچ" (3.5) سال کے طور پر بھی بیان کیا جاتا ہے۔ "ساڑھے تین" پاپائی حکمرانی کی مدت کی علامت ہے۔

پاپائیت کو 1798 میں مہلک زخم لگا جب جنوب کے بادشاہ، نیپولین بوناپارٹ (جس کا مطلب "خوش نصیب بیٹا" ہے)، نے اپنے جنرل کو پوپ کو گرفتار کرنے کے لیے بھیجا۔ ایک سال بعد، 1799 میں، پوپ جلاوطنی میں مر گیا، جیسے کہ شمال کے پہلے بادشاہ کی بھی موت ہوئی جسے جنوب کے بادشاہ نے قید کر لیا تھا۔ سلیوکس کالینیکس مصر میں اسیری کے دوران گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ پوپ وہی ہے جو حیوان پر سوار تھا۔ حیوان اس سیاسی نظام کی نمائندگی کرتا تھا جسے پوپ نے اپنے شیطانی کاموں کی تکمیل کے لیے استعمال کیا۔ وہ حیوان 1798 میں مارا گیا، اور وہ پوپ جو اس حیوان پر سوار رہا اور اس پر حکمرانی کرتا رہا ایک سال بعد مر گیا۔ سلیوکس کالینیکس گھوڑے سے گر کر مر گیا (وہی حیوان جس پر وہ سوار تھا)۔ 1798 اور 1799 میں پاپائیت کی اسیری کی کامل مثال شمال کے پہلے بادشاہ کی اسیری تھی۔

جنوب کے بادشاہ کا غضب شمال کے بادشاہ پر نازل ہونے کی وجہ ایک ٹوٹا ہوا امن معاہدہ تھا، جس کی علامت برینائس (جنوبی دلہن) کو الگ کر دینا اور بعد ازاں لاودیسی کے ہاتھوں اس کی ہلاکت تھی۔ نیپولین نے 1797 میں انقلابی فرانس اور پاپائی ریاستوں کے درمیان ایک امن معاہدہ کیا تھا۔ اس معاہدے کا نام اٹلی کے علاقے آنکونا کے قصبے ٹولنتینو کے نام پر رکھا گیا تھا، جہاں اس پر دستخط کیے گئے تھے۔ یہ سرکاری طور پر فروری 1798 میں ختم ہوا جب فرانس نے پوپ کو قید کر لیا۔ اس معاہدے کو کالعدم قرار دینے کی وجہ فرانس کی اپنے انقلاب کو پھیلانے کی کوشش تھی۔

نیپولین کے جنرل ڈوفو 1797 میں روم میں موجود تھے، بطور حصہ اُس فرانسیسی مہماتی فوج کے جیسے اُس وقت فرانس کی حکمران حکومت، ڈائریکٹوری، نے بھیجا تھا۔ اٹلی کے لیے فرانسیسی مہم کا مقصد—جس میں جنرل ڈوفو کی روم میں موجودگی بھی شامل تھی—رومی جمہوریہ کی حمایت کرنا تھا، جو اطالوی جزیرہ نما میں فرانسیسی انقلابی افواج کی قائم کردہ ایک کم عرصہ قائم رہنے والی تابع ریاست تھی۔ اس عرصے میں فرانسیسی یورپ بھر میں انقلابی تحریکوں کی حمایت اور انقلابی نظریات پھیلانے میں سرگرم تھے۔ اٹلی میں وہ بادشاہتوں کو گرانا اور فرانسیسی جمہوریہ کے نمونے پر جمہوری ریاستیں قائم کرنا چاہتے تھے۔

روم میں دوفو کی موجودگی اور اقدامات نے قدامت پسند دھڑوں، جن میں پاپائی ریاستوں کے حامی اور مقامی اشرافیہ شامل تھے، کی مخالفت کو بھڑکا دیا۔ دسمبر 1797ء میں، فرانسیسی فوجیوں اور پاپائی ریاستوں کے حامیوں کے درمیان ایک تصادم کے دوران، جنرل دوفو کو قتل کر دیا گیا، اور یوں اگلے سال پوپ کو گرفتار کرنے کے لیے نیپولین کی جانب سے جنرل برتے کو بھیجنے کا بہانہ فراہم ہو گیا۔ جنوب اور شمال کے بادشاہوں کے درمیان ایک ٹوٹا ہوا امن معاہدہ دونوں تاریخوں میں اس بات کا محرک بنا کہ شمال کے بادشاہ کو جنوب کے بادشاہ نے گرفتار کر لیا۔

آیت آٹھ کہتی ہے، ”وہ اُن کے معبودوں کو بھی، اُن کے امیروں کے ساتھ، اور اُن کے چاندی اور سونے کے قیمتی برتنوں سمیت، اسیری میں لے جا کر مصر میں داخل کرے گا۔“ جب بطلموس اس آیت کی تکمیل میں مصر واپس آیا، تو مصریوں نے اسے ”ایونرگیٹس“ (محسن) کا لقب دیا، بطور تحسین اُس کے اُس کارنامے کے سبب کہ اُس نے اُن کے بتوں اور نوادرات کو، جو پہلے شمال کے بادشاہ نے اُن سے چھین لیے تھے، واپس کر دیا۔ 1798 میں، فرانسیسیوں کے ہاتھوں روم کی لوٹ مار واقع ہوئی۔ مؤرخین قلم بند کرتے ہیں کہ صرف ایک ہی دن پانچ سو گھوڑوں سے کھنچنے والی گاڑیاں، سخت فوجی پہرے کے تحت، شہر سے نکلتی ہوئی دیکھی گئیں۔

اس جلوس میں قدیم مجسمہ سازی کے بے حد و حساب نمونے اور نشاۃ ثانیہ کی مصوری کے شاہکار شامل تھے، جنہیں فرانس ٹولینٹینو کے پامال شدہ معاہدہ امن کے مطابق اپنی تحویل میں لے رہا تھا۔ ان فن پاروں میں لاوکون کا مجسماتی مجموعہ، بیلویڈیر اپالو، مرتا ہوا گال، کیوپڈ اور سائیکی، ناکسوس میں آریادنے، میدیچی وینس، اور دریائے ٹائبر اور دریائے نیل کے دیوقامت پیکر شامل تھے؛ نیز رافیل کے بنے ہوئے قالین بافی کے نمونے اور تصویریں، جن میں ٹرانسفگوریشن، مدونا دی فولینیو، مدونا ڈیلا سیدیا، ٹیشین کی سانتا کونورساتسیون؛ اور بہت سے دوسرے فن پارے بھی شامل تھے۔ کئی برس بعد ہی، یہ مسروقہ خزانے لوور میں موزے نپولینیان میں نمائش کے لیے رکھے گئے، جو 1807 میں کھولا گیا تھا۔ جس طرح بطلموس کو مصریوں کے خزانے واپس کرنے پر سراہا گیا تھا، اسی طرح روم سے لئے گئے خزانے عجائب گھر کے اُس حصے میں رکھے گئے جس کا نام نپولین کے نام پر تھا۔

آیات پانچ سے نو تک سنہ 538 میں آغاز پانے والی اور 1798 اور 1799 میں اختتام پذیر ہونے والی تاریخ کے ساتھ ایک کامل متوازی نسبت رکھتی ہیں۔ یہ آیات اکتیس سے چھتیس تک کے ساتھ ہم آہنگ ہیں، جن کی نمائندگی باب کی آخری چھ آیات میں کی گئی ہے، جو جدید روم کی آخری بااختیار تقویت کو بیان کرتی ہیں جب وہ تین رکاوٹوں پر غالب آتے، اور بالآخر اس کا خاتمہ ہو جاتا ہے اور مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ پھر آیت دس 1989 کی تاریخ کا بیان کرتی ہے۔

لیکن اُس کے بیٹے برانگیختہ ہوں گے، اور بڑی بڑی افواج کا ایک ہجوم جمع کریں گے؛ اور اُن میں سے ایک یقیناً آئے گا، اور سیلاب کی مانند اُمدت اور گزرتا چلا جائے گا؛ پھر وہ لوٹے گا، اور اپنے ہی قلعہ تک پھر برانگیختہ ہوگا۔ دانی ایل 11:10۔

آیت دس کی تاریخی تکمیل 1989ء کی تمثیل پیش کرتی ہے، جب پوپائیت نے، رونالڈ ریگن کے ساتھ خفیہ اتحاد میں، سوویت یونین پر ”سیلاب کی مانند چڑھائی کی“ اور ”اس کے پار نکل گئی“ اور

صرف اس کے قلعہ (روس) کو باقی چھوڑا، کیونکہ سوویت یونین (USSR) پیپرستروئیکا کے بعد تحلیل ہو گیا۔

اور آخر کے وقت جنوب کا بادشاہ اُس پر حملہ کرے گا؛ اور شمال کا بادشاہ بگولے کی مانند رتھوں، اور گھڑ سواروں، اور بہت سے جہازوں کے ساتھ اُس کے خلاف آئے گا؛ اور وہ ملکوں میں داخل ہوگا، اور اُمڈ پڑے گا اور گزر جائے گا۔ دانی ایل ۱۱:۴۰۔

آیت دس کی تاریخ 246 قبل مسیح میں اس جوابی اقدام کی نمائندگی کرتی ہے جو جنوب کے بادشاہ کے ہاتھوں شمال کے بادشاہ کی مغلوبیت کے رد عمل میں ہوا، اور 1798 میں بھی جنوب کے بادشاہ کے ہاتھوں شمال کے بادشاہ کی مغلوبیت کے خلاف جوابی اقدام کی مثال پیش کرتی ہے۔ آیت چالیس کا آغاز 1798 میں آخر زمانہ سے ہوتا ہے جب جنوب کے بادشاہ (ملحدانہ فرانس) نے شمال کے بادشاہ (پاپائی قوت) کو مہلک زخم دیا، اور اس کی تکمیل 1989 میں آخر زمانہ پر سوویت یونین کے انہدام کے ساتھ ہوئی۔ 1798 کا آخر زمانہ آیت چالیس میں اس عبارت کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے: "اور آخر زمانہ میں جنوب کا بادشاہ اس پر حملہ کرے گا۔" وہ "دو نقطے" (:) جو آیت کے آخری حصے کو جدا کرتے ہیں، 1989 میں اگلے "آخر زمانہ" کی نشان دہی کرتے ہیں۔ "اور شمال کا بادشاہ بگولے کی طرح اس پر چڑھ آئے گا، رتھوں، گھڑ سواروں اور بہت سے جہازوں کے ساتھ؛ اور وہ ملکوں میں داخل ہوگا اور چھا جائے گا اور گزر جائے گا۔"

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہر قوم جو میدان عمل میں آئی ہے، اسے زمین پر اپنا مقام لینے کی اجازت دی گئی، تاکہ یہ دیکھا جائے کہ آیا وہ 'نگہبان اور قدوس' کے مقصد کو پورا کرے گی یا نہیں۔ نبوت نے دنیا کی عظیم سلطنتوں—بابل، ماد و فارس، یونان، اور روم—کے عروج و زوال کو بیان کیا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ، جیسے کم تر قوت رکھنے والی قوموں کے ساتھ بھی، تاریخ نے خود کو دہرایا۔ ہر ایک پر آزمائش کا ایک دور آیا، ہر ایک ناکام ہوئی، اس کی شان ماند پڑ گئی، اس کی قوت رخصت ہوئی، اور اس کی جگہ کسی اور نے لے لی۔ . . .

"قوموں کے عروج و زوال سے، جیسا کہ مقدس تحریر کے صفحات میں واضح کیا گیا ہے، انہیں یہ سیکھنا چاہیے کہ محض ظاہری اور دنیوی جاہ و جلال کتنی بے وقعت چیز ہے۔ بابل اپنی ساری قوت اور اپنی شان و شوکت کے ساتھ—جس کی نظیر ہماری دنیا نے پھر کبھی نہیں دیکھی—وہ قوت اور شان و شوکت جو اُس زمانے کے لوگوں کو نہایت پائیدار اور دیرپا معلوم ہوتی تھی—کس قدر پوری طرح مٹ چکی ہے! 'گھاس کے پھول' کی مانند وہ فنا ہو گئی ہے۔ اسی طرح وہ سب کچھ فنا ہو جاتا ہے جس کی بنیاد خدا پر نہیں ہے۔ صرف وہی چیز باقی رہ سکتی ہے جو اُس کے مقصد سے بندھی ہوئی ہو اور اُس کی صفات کو ظاہر کرے۔ اس کے اصول ہی وہ واحد پائیدار چیزیں ہیں جنہیں ہماری دنیا جانتی ہے۔" ایجوکیشن، 177، 184۔